افضل حق قرشی

# وفیات

## ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار مرحوم:

۱۳/ جون ۲۰۰۷ء کو بعد از نمازِ عصر نامور استاد، ادیب اور محقق ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار راہیٔ ملکِ بقا ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ڈاکٹر صاحب کا آبائی وطن پنجاب کا مردم خیز خطہ بٹالہ تھا۔ وہیں ۱۵/ اگست ۱۹۲۴ء کو آپ کی ولادت ہوئی۔ میٹرک کا امتحان ۱۹۴۱ء میں مسلم ہائی سکول بٹالہ سے پاس کیا۔ ایف۔اے کے لیے ایم۔اے۔او کالج امرتسر میں داخلہ لیا۔ لیکن نامساعد حالات کی بنا پر تعلیم ترک کر کے محکمۂ ریلوے میں ملازمت اختیار کر لی۔ ہندوستان تقسیم ہوا تو آپ اپنے خاندان کے ساتھ لاہور آ گئے۔ یہاں پرائیویٹ طور پر ادیب فاضل، ایف۔اے اور بی۔اے کے امتحانات پاس کرنے کے بعد ۱۹۵۵ء میں یونیورسٹی اورینٹل کالج سے ایم۔اے اُردو کا امتحان درجۂ اوّل میں پاس کیا اور ۱۹۵۶ء میں یہیں بطور ریسرچ سکالر تعینات ہو گئے۔ ''اُردو شاعری کا سیاسی و سماجی پس منظر'' آپ کا موضوعِ تحقیق تھا۔ ۱۹۵۹ء میں تحقیق مکمل کی اور اسی سال بطور لیکچرر کے وہیں آپ کا تقرر ہو گیا۔ ۱۹۶۰ء میں انہیں پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری ملی۔ بعد ازاں آپ پروفیسر اور صدرِ شعبہ ہوئے اور ۱۹۸۴ء میں ملازمت سے ریٹائر ہو گئے۔

۱۹۸۵ء میں استنبول یونیورسٹی (ترکی) میں اُردو زبان و ادب کی مسند پر آپ کی تقرری ہوئی اور ۱۹۹۰ء تک آپ یہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ ترکی سے واپسی پر ۱۹۹۴ء میں

بزمِ اقبال لاہور کے ناظم مقرر ہوئے اور تادمِ واپسیں اسی ادارے سے وابستہ رہے۔

ڈاکٹر صاحب نے خاموش مگر بہت متحرک زندگی گزاری۔ لکھنا پڑھنا اُن کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ اُن کی چھوٹی بڑی تصنیفات و تالیفات کی تعداد چالیس سے زائد ہے۔ ''مردم دیدہ و شنیدہ'' اُن کی آخری تصنیف ہے۔ اُنہیں اس بات کی حسرت ہی رہی کہ ظفر احسن ایبک کی آپ بیتی جو اُنہوں نے خاطرات کے عنوان سے مرتب کی تھی، کا صحیح ایڈیشن شائع کرواسکیں۔ اُن کا کہنا تھا کہ یہ کتاب اُن کی غیر حاضری میں شائع ہوئی تھی اور اس کے پروف بھی اُنھوں نے نہیں پڑھے تھے۔ کتاب کی اشاعت کے بعد اغلاط نامہ تیار کر کے ناشر کے سپرد کیا گیا لیکن وہ شائع نہ ہوا۔ انہیں اس امر کا افسوس تھا کہ ایک تاریخی خودنوشت میں اغلاط راہ پا جائیں۔ اُن کی معروف کتابوں میں اُردو شاعری کا سیاسی و سماجی پس منظر، اقبال کا ذہنی وفکری ارتقاء، دیوان زادہ، ظفر علی خاں: حیات و خدمات و آثار، جلیاں والا باغ کا قتلِ عام اور مظالمِ پنجاب، جدوجہدِ آزادی میں پنجاب کا کردار، تاریخِ یونیورسٹی اورینٹل کالج اور تاریخِ جامعہ پنجاب شامل ہیں۔

ایمانداری، خلوص اور غیرتِ اسلامی اُن کی سیرت کے تابندہ جواہر تھے۔

''حق مغفرت کرے، عجب آزاد مرد تھا''

(آمین)

---

## ڈاکٹر منیر الدین چغتائی مرحوم

۲۲؍جولائی ۲۰۰۷ء کو ممتاز ماہرِ تعلیم اور پنجاب یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر منیر الدین چغتائی اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ یکم دسمبر ۱۹۲۷ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کا امتحان اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی گیٹ سے پاس کیا۔ ایف۔اے کے لیے ۱۹۴۳ء میں دیال سنگھ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔

بی۔اے کا امتحان ۱۹۴۸ء میں گورنمنٹ کالج لاہور کے طالب علم کی حیثیت سے پاس کیا۔ ایم۔اے سیاسیات کا امتحان ۱۹۵۰ء میں پاس کیا۔

آپ جنوری ۱۹۵۱ء میں سیاسیات کے استاد کی حیثیت سے دیال سنگھ کالج لاہور سے وابستہ ہوئے۔سنٹرل اوورسیز سکالرشپ پر اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان گئے اور ستمبر ۱۹۵۶ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں داخلہ مل گیا۔آپ کی تحقیق کا موضوع:

Muslim Politics in Indo-Pakistan Sub-Continent, 1858-1916

تھا۔تحقیق کی تکمیل پر آپ کو ڈی۔فِل کی ڈگری ملی۔آپ یکم اگست ۱۹۶۱ء سے پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ سیاسیات بطور لیکچرار وابستہ ہوئے اور بعد ازاں پروفیسر، ڈین فیکلٹی آف آرٹس، پرو وائس چانسلر اور وائس چانسلر کے عہدوں پر فائز رہے۔ ۱۹۶۷-۱۹۶۸ء کے دوران نو فیلڈ فاؤنڈیشن کامن ویلتھ کے فیلو کے طور پر لندن اور آکسفورڈ میں برعظیم کی مسلم سیاست ۱۹۱۷ء-۱۹۴۷ء کے موضوع پر تحقیق کی۔آپ ۱۹۸۱ء میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے چھتیسویں اجلاس میں پاکستانی وفد کے ایک رکن کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ ۱۹۹۱ء میں حکومتِ پاکستان کے تشکیل کردہ ایجوکیشن کمیشن کے بھی آپ رکن رہے۔

اپنی انتظامی مصروفیات کی بنا پر آپ تصنیف و تالیف کے کاموں کی طرف زیادہ توجہ نہ دے سکے تھے۔کراچی یونیورسٹی کی شائع کردہ کتاب ''اے شارٹ ہسٹری آف پاکستان'' کی جلد چہارم:

Alien Rule and the Rise of Muslim Nationalism

کے آپ شریکِ مصنف ہیں۔

آپ ایک شریف النفس اور مہذب انسان تھے۔اللہ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔آمین!